روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 25 جنوری 2002ء 10 ذی قعد 1422 ہجری - 25 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 22

اے اللہ میرے گناہ بخش دے

حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کرتے۔

اللہ کے نام کے ساتھ۔ درود اور سلام ہوں اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے

(سنن ابن ماجہ کتاب المساجد باب الدعاء عند دخول المسجد۔ حدیث نمبر 763)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

گناہ کبیرہ وصغیرہ

ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ، وغیرہ موٹے موٹے گناہ کہلاتے ہیں دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریت کے تقاضے سے بعض ناسزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح پر گناہ کے دور ہونے کے بھی دو ذریعے ہیں۔ اول وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبہ خوف کے سبب سے دور ہو جاتے ہیں یعنی استیلاء خوف الٰہی بھی ایک ایسی شئے ہے جو گناہوں کو دور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دور ہوتے ہیں۔ ان دونوں ذریعوں سے بھی گناہ دور ہوتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدت خوف سے بچتا ہے جیسے میں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہوگا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف اور حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے لیکن یہی نتیجہ محبت سے بھی پیدا ہوتا ہے جب ایک شخص اپنے محسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ محسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے پھر اس محبت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلاف مرضی کرنا نہیں چاہتا یہ فرماں برداری اور اطاعت محبت ذاتی سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبت ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 606)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 3 فروری 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے گزارش ہے کہ وہ کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

"دارالحمد" لاہور میں داخلہ

وہ تمام احمدی طلباء جو لاہور میں زیر تعلیم ہیں اور "دارالحمد" میں رہائش کے خواہشمند ہیں وہ مطبوعہ فارم پر (جو کہ نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے) نظارت تعلیم میں اپنی درخواست جمع کروائیں۔ واضح ہو کہ ہر درخواست پر متعلقہ تصدیقات مع مہر ہونا نہایت ضروری ہیں اسی طرح درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزات لف کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔

(i) داخلہ کی رسید (جہاں پڑھتے ہیں) (ii) سابقہ اسناد کی نقول (iii) رزلٹ کارڈ (iv) دو عدد تصاویر (v) شناختی کارڈ کی نقل (vi) ڈرائیونگ لائسنس کی نقل (اگر ہے)

کسی بھی لحاظ سے نامکمل درخواست زیر غور نہیں لائی جائے گی۔ اس لئے درخواست جمع کروانے سے قبل براہ کرم اپنی تسلی کر لیں کہ درخواست ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 جنوری 2002ء مقرر ہے۔ واضح ہو کہ جن طلباء نے ابھی تک کوئی امتحان نہیں دیا یا رزلٹ نہیں ملا وہ اپنے ادارہ کے لیٹر پیڈ پر معین طور پر یہ کوائف لکھوا کر اپنی درخواست کے ساتھ لف کریں۔

نام طالب علم............ادارہ............سمیسٹر............ کا باقاعدہ طالب علم ہے اور اس نے اس ادارہ کے گزشتہ تمام امتحان پاس کر لئے ہیں۔

(وہ طلباء جن کے تعلیمی ادارہ میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہو وہ درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں)

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆

بجلی بند رہے گی

ربوہ میں مورخہ 27 جنوری 2002ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا سہ پہر 3 بجے مرمت فیڈر کی وجہ سے بجلی بند رہے گی۔

(سب ڈویژنل آفیسر فیسکو FESCO)

لجنہ اماء اللہ فرانس کا پندرھواں سالانہ اجتماع

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانس

لجنہ اماء اللہ فرانس نے اپنا پندرھواں سالانہ اجتماع مورخہ 11 `12/اگست 2001ء بروز ہفتہ اتوار مشن ہاؤس سینٹ پری میں منعقد کرنے کی توفیق پائی۔

اس دو روزہ اجتماع کی تیاری لجنہ اماء اللہ نے صدر لجنہ فرانس محترمہ مسز نسیم دلانوا کی زیر نگرانی تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل شروع کی۔ اجتماع کا پروگرام باہمی مشورہ سے نہایت غور وخوض کے بعد اردو اور فرنچ میں ترتیب دیا گیا۔ اجتماع کے انتظامات کو کامیاب بنانے کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن میں ان کے ذمہ لجنہ ہال کی تزئین و آرائش' بیجز کی تیاری' لجنہ کے قیام وطعام کا مناسب انتظام تھا جو انہوں نے احسن طور پر نبھایا۔

فرانس میں پیرس سے باہر لجنہ اماء اللہ کی دیگر مجالس کو بھی پروگرام مرتب ہونے کے فوراً بعد بھیج دیئے گئے۔ بفضل خدا اس اجتماع میں سڑاسبرگ' لیل ولسنیاں غلنس' رواسی اومبری اور یواسی سے ممبرات لجنہ نہایت شوق اور جذبے سے شامل ہوئیں۔ نو احمدی ممبرات کی کثیر تعداد اجتماع میں شمولیت کر کے اجتماع کے روحانی ماحول سے فیضیاب ہوئی۔

اجتماع کے ایام میں دونوں دن نمازوں کی باجماعت ادائیگی کا انتظام رہا۔ کتابوں اور اشیائے خورد و نوش کے اسٹالز لگائے گئے۔

پروگرام کا آغاز مورخہ 11/اگست 2001ء بروز ہفتہ صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس موقع پر امیر جماعت احمدیہ فرانس مکرم اشفاق ربانی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد صدر لجنہ فرانس محترمہ مسز نسیم دلانوا نے لجنہ سے خطاب کیا۔ آپ نے لجنہ کے اجتماع کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر لجنہ فرانس کی رپورٹ کارکردگی ماہ اکتوبر 2000ء تک پیش کی اور بتایا کہ بفضل اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ فرانس کی تنظیم جماعت احمدیہ فرانس کے تحت گزشتہ 17 سال سے قائم ہے۔ پھر انہوں نے پیرس سے باہر کی مجالس کی کارکردگی کا باری باری ذکر کیا نیز مرکزی شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے ہر شعبہ اپنے اپنے دائرہ میں مصروف عمل ہے۔ پیرس سے باہر دیگر مجالس کی صدور لجنہ نے بھی خطاب کئے اور اپنے اپنے حلقہ کی کارکردگی کا مختصر جائزہ پیش کیا۔

اجتماع کے موقع پر جو علمی مقابلہ جات ہوئے ان میں حفظ قرآن' حسن قراءت' مقابلہ اردو وفرنچ تقاریر' مقابلہ نظم خوانی (اردو' پنجابی' غیر ملکی زبان) اور مقابلہ بیت بازی شامل تھے۔

ورزشی مقابلہ جات میں پارسل گیم' میوزیکل چیئرز' پنگ پانگ' رسہ کشی' دوڑ کا مقابلہ اور اشیاء سے بھری ٹوکری اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا شامل تھے۔ تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات لجنہ کی توجہ اور دلچسپی کا باعث رہے۔

مجلس سوال و جواب

اختتامی اجلاس کے دوران مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جو محترمہ رقیہ صلاح الدین صاحبہ' مس امینا تا تورے صاحبہ' اور محترمہ نسیم دلانوا صاحبہ صدر لجنہ فرانس کی زیر نگرانی ہوئی۔ سیکرٹری دعوت الی اللہ مسز رقیہ صلاح الدین صاحبہ نے احمدیت کا تعارف مدلل طور پر پیش کیا۔ اس مجلس میں شامل غیر از جماعت خواتین نے اس پر مغز تعارفی لیکچر کو نہایت غور سے سنا۔ اور بہت سے حقائق سے آگاہی حاصل کی۔ نیز زندگی اور مذہب کے جس پہلو میں بھی تشنگی محسوس کرتی تھیں انہوں نے سوالات کئے جن کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل سے دیئے گئے جس پر انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔ محض خدائے رحمان و رحیم کے فضل وکرم سے اجتماع کے بابرکت موقع پر ایک خاتون نے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔

تقسیم انعامات

اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے قبل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے اجتماع کے دوران علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ علاوہ ازیں حلقہ وار اور پھر شعبہ جات کی سیکرٹریان کو دوران سال حسن کارکردگی پر بہت سے انعامات سے نوازا۔ چند ممبرات لجنہ کو اچھے تعاون پر خصوصی انعامات دیئے گئے۔

بہترین لجنہ

تقسیم انعامات کے دوران ایک خصوصی انعام بہترین لجنہ کو حاضری و کارکردگی پر دیا گیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ محترمہ مسز رقیہ صلاح الدین صاحبہ سیکرٹری شعبہ دعوت الی اللہ کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

باقی صفحہ 7 پر

وقف زندگی کا سفر

اپنے بیٹے کو شاہد کی ڈگری ملنے پر

ہو کے فارغ جامعہ سے اے مِرے لختِ جگر
خادمِ دینِ متیں بننا ہے تجھ کو سر بسر

بس امامِ وقت کے ارشاد ہوں پیشِ نظر
یاد تک آئیں نہ ہرگز تجھ کو گھر والے یا گھر

ہے نبھانا گرچہ عہدِ بیعت ہی مشکل بہت
اس سے بھی مشکل ہے وقفِ زندگی والا سفر

کوٹھیاں کاریں یہ بنگلے' کیا ہے یہ مال و متاع
ہر ہنر سے رب تعالیٰ کو ہے پیارا یہ ہُنر

رُخ ادھر ہو' ہو جدھر حکم نظام سلسلہ
دعویٰ پرواز کرنا ہے نہ زعمِ بال و پر

خط دُعاؤں کے حضور انور کو لکھنے ہیں بہت
تا کٹھن منزل بھی ہو جائے تِری آسان تر

اچھے لمحوں کے تعاقب میں ہوں پچپن سال سے
پر گریزاں ہی رہے لمحے یہ' مجھ سے عمر بھر

اک تفاخر' اک سکوں سے بھر گئی جھولی مری
سر بلند ہے آج قدسی میری پگڑی' میرا سر

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

گزشتہ 80سال سے ممتاز جماعتی خدمات کی توفیق پانے والے بے لوث خادم سلسلہ' عاشق قرآن'
خلافت کے سچے وفادار' جماعت کیلئے غیر معمولی غیرت رکھنے والے اور معروف قانون دان

منفرد اعزازات کے مالک حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے ایک انٹرویو

1922ء کی پہلی مجلس شوریٰ سے لے کر اب تک ممبر مجلس شوریٰ کا اعزاز' 75 سال سے گورداسپور اور سرگودھا کے امیر' 48 سال تک صوبائی امیر پنجاب' نصف صدی سے ممبر صدر انجمن احمدیہ' 35 سال تک صدر قضا بورڈ' ایک عرصہ سے صدر مجلس افتاء اور تدوین فقہ کمیٹی ہیں

ترتیب: فخرالحق شمس - محمد محمود طاہر

قسط سوم آخر

وقف کی خواہش

میں نے وقف کی بہت دفعہ درخواست پیش کی۔ بلکہ وکالت سے پہلے ہی درخواست دی ہوئی تھی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کے مطابق وکالت شروع کی۔ چند سال بعد پھر درخواست کی مگر حضور نے خط لکھا آپ کی زندگی وقف ہے آپ فکر نہ کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اپنی تمام عمر خدمت سلسلہ میں گزاری ہے اور 102 سال کی عمر میں بھی اس خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد کے حالات

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے تقسیم برصغیر کے بعد کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ قیام پاکستان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے قادیان سے لاہور آخری قافلے میں آنے کی اجازت دی۔ میرے گھر والے دو بیٹیوں کے ہمراہ پہلے ہی لاہور آچکے تھے۔ ان کو لاہور میں ٹیمپل روڈ پر ایک کوٹھی الاٹ کردی گئی۔ سرگودھا میں آیا تو یہاں ملنے والی کوٹھی کا میں نے سارا سامان واپس کر دیا۔ اس میں موجود سامان سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوٹھی کسی امیر آدمی کی تھی۔ میں نے ڈپٹی کسٹوڈین کو درخواست لکھ کر دے دی کہ اس کوٹھی میں بہت سا سامان ہے اسے Remove کرلیں۔ ایک دن وہ مجھے سیر کے دوران مل گئے۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ مرزا صاحب! آپ نے کیا درخواست بھیج دی، کیا آپ اپنا سامان چھوڑ کر نہیں آئے۔ میں نے کہا میں کافی سامان چھوڑ کر آیا ہوں۔ بلکہ وہاں میرا ایک صوفہ سیٹ ڈپٹی کمشنر کو پسند آگیا تھا وہ اس نے منگوالیا۔ ان کے مزید استفسار پر میں نے کہا دو وجوہات کی بنا پر میں یہ سامان نہیں لینا چاہتا، ایک تو یہ کہ آپ کا قانون یہ کہتا ہے کہ سارا سامان بیت المال میں جمع ہو اور وہاں سے حسب ضرورت مستحق لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس لئے یہ مال یا سامان بیت المال میں جائے گا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ میں ایک خواب کی وجہ سے وہ سامان نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ میں نے خواب میں آسمان پر کافی تعداد میں بڑے بڑے اور خوبصورت غباروں کو اڑتے دیکھا۔ خواب میں میں ان خوبصورت رنگوں کے غباروں کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ غبارے ایک ایک کر کے پھٹ گئے۔ خواب ہی میں مجھے تفہیم ہوئی کہ یہ ہے دنیاوی چیزوں کی حقیقت یہ دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہو جاتی ہیں اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس خواب کا میری طبیعت پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ میں سامان رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے سارا سامان واپس کر دیا۔ صوفے سیٹ، پلنگ، چارپائیاں، کرسیاں، میزیں اور دریاں وغیرہ الغرض میں نے کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھی۔ سارا مکان خالی کردیا۔ ڈپٹی کسٹوڈین ایک مہینے تک میرا انتظار کرتا رہا کہ شاید میرا ارادہ بدل جائے۔

میں نے سرگودھا سے اپنے گھر والوں کو لاہور یہ اطلاع بھجوائی کہ اگر آپ لوگوں نے یہاں آنا ہے تو کوئی چیز وہاں سے لے کر نہ آئیں اور یہاں یہ حال تھا کہ ہمارے پاس سونے کے لئے چارپائیاں بھی نہیں تھیں۔ میں نے 2 جنوری 1948ء کو سرگودھا میں بطور سرکاری وکیل چارج لیا تھا۔ میرا ایک ماتحت سب انسپکٹر پولیس میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ جتنے چاہتے ہیں میں آپ کو پلنگ لا دیتا ہوں۔ میں نے کہا آپ مجھے صرف دو پلنگ لا دیں، باقی پھر دیکھا جائے گا۔ اس نے دو پلنگ لا دیئے اور باقی میں نے خود بنوائے۔

سرگودھا میں قیام کی پہلی گرمیاں اور روزے ہم نے اس طرح گزارے کہ فرش پر ریت بچھا کر اس کے اوپر پانی چھڑک دیا، اس کے اوپر چارپائیاں بچھالیں اور ان چارپائیوں پر ہاتھ میں پنکھا پکڑ کر گزارا کیا۔ ایک دن میری ایک مؤکلہ گھر آئی اور حیرت سے بولی کہ کیا آپ کے گھر میں کوئی پنکھا نہیں ہے۔ میں نے کہا ہاں نہیں ہے۔ کچھ دیر بعد وہ اپنا پنکھا لے آئی۔ اس طرح ہمارے گھر میں پہلا پنکھا آ گیا۔

خدا کا کرم کہ 1951ء میں حکومت نے 10 ہزار روپیہ تنخواہ کے علاوہ 32 ہزار روپے زائد دیئے یوں 42 ہزار روپیہ کی رقم مل گئی اس رقم سے ہم نے جو چاہا اپنی ضرورت کا سامان خریدا اور اللہ تعالیٰ نے غیب سے ہمارے لئے ہر قسم کے ظاہری سامان بھی مہیا کر دیئے۔

سرگودھا میں آپ کی رہائش گاہ

قیام پاکستان کے بعد سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب اولڈ سول لائن سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ 13 کنال رقبہ میں چار کوٹھیاں بنائی ہیں۔ ان میں سے پہلی کوٹھی آپ کی بڑی صاحبزادی محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ، دوسری کوٹھی آپ کی بیٹی محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کی ہے۔ تیسری کوٹھی آپ کے صاحبزادے محترم مرزا سعید احمد صاحب کی ہے اور چوتھی کوٹھی میں آپ خود رہائش پذیر ہیں۔ آپ وہاں ایسے رنگ میں رہتے ہیں کہ جب چاہتے ہیں بچے ساتھ ہوتے ہیں اور جب چاہتے ہیں الگ رہتے ہیں۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ ایسا ماحول میسر آیا، یہ بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ آپ نے اپنی کوٹھی میں ایک بیت الذکر جس کا نام بیت المبارک ہے بھی تعمیر کروائی ہوئی ہے۔ جہاں آپ کے بچے اور قریبی حلقہ کے احمدی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔

ذاتی کتب خانہ

علم اور کتاب کے ساتھ آپ کا گہرا دوستانہ اور پرانا تعلق ہے۔ ذاتی کتب کی خرید آپ کا شروع سے ہی شوق ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کا ایک کمرہ ذاتی لائبریری پر مشتمل ہے جس میں 9 بڑی الماریاں نادر اور قیمتی کتب سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سا علمی خزانہ آپ خلافت لائبریری ربوہ کو عطیہ کے طور پر دے چکے ہیں۔

آپ کے کتب خانہ میں تفسیر، حدیث، تاریخ، بزرگان سلف کی کتب اور سلسلہ عالیہ کی تقریباً تمام کتب موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ کہ آپ کے پاس اخبار الحکم، اخبار بدر قادیان، اخبار الفضل قادیان ربوہ، ریویو آف ریلیجنز، تشحیذ الاذہان، خالد اور الفرقان کا مکمل ریکارڈ مجلد صورت میں موجود تھا جو آپ نے خلافت لائبریری ربوہ کو دے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی طبع اول کی بیشتر کتب بھی آپ خلافت لائبریری کو دے چکے ہیں۔

حکومت کی طرف سے عہدوں کی پیشکش

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ملک بھر میں ایک ممتاز قانون دان کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ 1980ء میں پاکستان کے سربراہ مملکت جنرل ضیاء الحق نے انہیں اقلیتوں کے لئے صدارتی مشیر مقرر کرنا چاہا۔ اور کمشنر کی معرفت جنرل ضیاء کا یہ پیغام آپ تک پہنچا اور کمشنر نے کہا کہ آپ اپنے کوائف ارسال فرمادیں۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے بتایا کہ میں نے اس پیشکش کا یہ جواب دیا کہ میں سرتاپا اپنے آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار سمجھتا ہوں۔ آپؐ پر ایمان لانا ہمارا دین ہے اور قرآن کریم کو اول تا آخر خدا کا کلام سمجھتا ہوں۔ حج کی سعادت حاصل کر چکا ہوں اور 16 سال کی عمر سے اب تک کوئی نماز قضا نہیں کی اور نہ روزہ قضا کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کو اپنی بہت بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ جنہیں غلبہ دین حق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اندریں حالات آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں اس عہدہ کو قبول کرلونگا؟

اس جواب کے دو چار دن کے بعد اسلام آباد سے بغیر کسی کے دستخط سے ایک خط موصول ہوا۔ جس کی ایک نقل انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور ایک ناظر صاحب امور عامہ کو بھی ارسال کی۔ اس خط میں تحریر تھا کہ کیوں نہ آپ کی جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) کو باغی قرار دے دیا جائے اور آپ لوگوں کی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں۔ حضرت مرزا عبدالحق

صاحب نے بتایا کہ چونکہ اس خط پر کسی کے دستخط نہ تھے اس لئے اس کا جواب نہ دیا گیا ورنہ جیسے پہلے جواب دیا تھا ویسا ہی جواب دیا جاتا۔ آپ نے مزید بتایا کہ اس خط کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک اجلاس بھی بلایا جس میں یہ خط زیر بحث آیا۔

اسی طرح جب صدر ضیاء الحق نے ملک میں اسمبلیوں کی بجائے مجلس شوریٰ قائم کی تو مجھے اسلام آباد سے انسپکٹر جنرل پولیس کا ٹیلی فون آیا کہ آپ کا نام شوریٰ کی ممبری کے لئے تجویز کیا گیا ہے کیا آپ کو منظور ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اگر بحیثیت (مومن) پیش کرو تو منظور ہے اگر بحیثیت اقلیت نام پیش ہے تو منظور نہیں ہے اس نے کہا کہ ہم مذہب وغیرہ کچھ نہیں لکھیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ اس طرح تو میں اقلیت سمجھا جاؤنگا اس لئے میں یہ پیشکش قبول نہیں کرتا۔ وہ مجھے 25 منٹ تک ٹیلی فون پر ترغیب دلاتا رہا کہ میں یہ پیشکش قبول کرلوں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا اور آخر پر اس نے کہا کہ کیا یہ آپ کا فائنل فیصلہ ہے تو میں نے کہا ہاں یہی فائنل فیصلہ ہے۔ تب اس نے ٹیلی فون بند کر دیا۔ آپ کی جماعتی اور دینی غیرت اور حمیت کا اندازہ ان دونوں واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب پر ہونے والے مقدمات

جماعت احمدیہ کے خلاف 1984ء میں جاری ہونے والے آرڈیننس کے تحت حضرت مرزا عبدالحق صاحب پر تین چار مقدمات مختلف اوقات میں درج ہوئے ان سب مقدمات میں خدا کے فضل سے آپ بری ہوئے۔

ایک مقدمہ احمدیہ بیت الذکر سرگودھا کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھے ہونے کی وجہ سے آپ پر اور خادم بیت الذکر پر بنایا گیا یہ مقدمہ تین چار سال تک زیر سماعت رہا اور بالآخر آپ بری ہوگئے۔

ایک مقدمہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ 1989ء میں افتتاحی تقریر کرنے کی وجہ سے درج ہوا اس میں بھی آپ بری قرار دیئے گئے۔

ایک مقدمہ آپ پر اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم سابق ناظر اعلیٰ پر مشترکہ درج ہوا۔ جب کہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صدارت میں آپ ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس کیس میں بھی آپ دونوں بری ٹھہرائے گئے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے بتایا کہ ایک کیس میرے خلاف اس بناپر رجسٹر کروایا گیا کہ میں نے اپنی کوٹھی میں موجود بیت الذکر کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھوایا ہوا ہے اور یہ باہر سڑک سے لوگوں کو نظر آتا ہے۔ انسپکٹر پولیس نے آکر معائنہ بھی کیا۔ میں نے ان دنوں جلسہ سالانہ انگلستان کے لئے جانا تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں ان ایام میں مقدمہ کی تاریخیں نہ پڑ جائیں جب میں بیرون ملک میں ہوں تو خاکسار مجسٹریٹ کے پاس گیا اور اس کو کہا کہ تین ماہ کے لئے میری حاضری کو مستثنیٰ کردے۔ مجسٹریٹ نے اس کیس کی مسل منگوائی تو دیکھنے کے بعد اس نے کہا کہ آپ جائیں آپ اس کیس سے بری ہیں۔ یوں یہ کیس بغیر سماعت کے ہی خارج ہوگیا۔

ایک آپریشن

1986ء میں میں عزیزم ڈاکٹر میاں محمد طاہر کے پاس پورٹ لینڈ گیا ہوا تھا کہ وہاں مجھے پیٹ میں تکلیف ہوگئی۔ ایک امریکن ڈاکٹر نے میرا آپریشن کیا۔ آپریشن کے بعد ڈاکٹر طاہر کو اس نے کہا کہ دیکھیں ان کا پیٹ اندر سے ایسے صاف ہے جس طرح ایک دو سال کے بچے کا ہوتا ہے۔ یہ بات مجھے ڈاکٹر میاں طاہر نے بعد میں بتائی۔

مختلف ممالک کی سیر

خداتعالیٰ کے فضل سے مجھے دنیا کا ایک بڑا حصہ دیکھنے کا موقع میسر آیا ہے۔ مثلاً امریکہ کی مختلف ریاستیں، کینیڈا، انگلستان، بیلجیئم، ہالینڈ، جرمنی، سپین، فرانس، سوئٹزرلینڈ، ناروے، سویڈن، مصر وغیرہ۔ دریائے نیل کے کنارے ہلٹن ہوٹل ہے جو فائیو سٹار ہے۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر میاں طاہر نے میری وہاں ایک ہفتہ کی ریزرویشن کرائی ہوئی تھی۔ وہاں رہنے کا موقع ملا۔

معمولات زندگی

میری لمبی عمر کے بارے میں بعض دوستوں نے خوابیں دیکھی ہیں۔ محترم ڈاکٹر کرنل محمد علی صاحب نے بہت واضح خواب دیکھی جس میں ان کو 120 سال کی عمر بتائی گئی۔

میری صحت خداتعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ دل، نظر، سماعت اور معدہ وغیرہ صحیح کام کر رہے ہیں۔ میری روزانہ کی خوراک متوازن ہے یعنی دیسی انڈہ، دودھ، بادام، شہد، چھوٹے گوشت کے کباب، رات کو چاول، سبزیاں، پھل وغیرہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ میں ہمیشہ وہ خوراک کھاتا ہوں جس کا دل چاہے اور کبھی بھی فالتو چیز نہیں کھاتا۔ اسی لئے خداتعالیٰ کے فضل سے معدہ صحیح ہے۔ سیر میں اس طرح کرتا ہوں کہ اپنے وسیع مکان کے کئی چکر لگالیتا ہوں اور اس کے علاوہ نماز تہجد ہی میری سیر بھی ہے۔ بعض ملنے والے کہتے ہیں کہ آج سے 50 سال پہلے بھی ایسے ہی تھے۔ اسی طرح 2 سال پہلے میں نے اپنا بلڈ پریشر چیک کروایا تھا ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا بلڈ پریشر بالکل جوان آدمی کی طرح ہے۔

اللہ کے فضلوں کی بارش

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے افضال الٰہی کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ:۔

جب میری عمر 40 سال کی ہوئی تو میں نے سوچا کہ اب تو میں بڑھاپے میں داخل ہو جاؤں گا اور میں کچھ بھی جمع نہیں کر سکا بلکہ سارا خرچ کر دیتا رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ دعا کرنی شروع کی کہ یا اللہ اس وقت تک تو تو نے بڑا فضل کئے رکھا ہے اور زندگی میں بڑی آسانی رہی ہے اور تو نے مجھے مالی طور پر کبھی محتاج نہیں ہونے دیا۔ اب آئندہ بھی فضل ہو تو بات بنے گی ورنہ نہیں۔ اس دعا کے بعد مجھے خواب میں بتایا گیا کہ میں اس سے زیادہ تیری حفاظت کروں گا جو اس سے پہلے تھی۔ اس کے بعد نہ میں کبھی غیر معمولی بیمار ہوا۔ نہ مجھے کبھی مالی تکلیف ہوئی یعنی مجھے آج تک ایک پیسے کی بھی تکلیف یا تنگی نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ بچوں پر بھی خرچ کرتا ہوں اور بچوں سے لیتا بھی کچھ نہیں۔ خداتعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ میری ساری ضرورتیں پوری ہوگئیں۔ بہت آسانی سے یہ سارا سلسلہ چل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بیماری سے بھی محفوظ رکھا ہوا ہے۔

آپ مزید بتاتے ہیں کہ:۔

مجھ پر خداتعالیٰ کے احسانات اتنے ہوئے کہ ان کا شمار ممکن نہیں ہے خداتعالیٰ نے کئی مواقع پر ایسا سامان فرمادیا کہ جس کی دور دور تک امید نہ تھی 1951ء میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا مجھے خط آیا کہ میری چار کنال زمین ربوہ میں موجود ہے۔ میں وہ زمین ایک ہزار روپے فی کنال دینے کو تیار ہوں اگر آپ خریدنا چاہیں تو چار ہزار روپے حامل ہذا رقعہ کے ہاتھ بھجوادیں۔ میں نے یہ رقم اسی شخص کے ہاتھ بھیج دی۔ وہ زمین حلقہ بیت المبارک میں ہی تھی۔ میں نے دو کنال پر کوٹھی بنائی اور دو کنال فروخت کر لی۔ لیکن اس کوٹھی میں سرگودھا سے آکر ٹھہرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کیونکہ میرے لئے رہائش کا انتظام ہو جاتا تھا۔ اس لئے میں نے اس کوٹھی کو فروخت کر دیا۔

قرض ادا ہو گیا

آپ نے بتایا کہ انسان اپنی خوبیوں کو تو ساتھ ساتھ لئے پھرتا ہے اور اپنی برائیوں کو اپنی بغلوں میں دبائے رکھتا ہے۔ ایک دفعہ میں مقروض ہو گیا یہ 1931ء کی بات ہے، مکان کا کرایہ بہت بھاری ہو گیا۔ گورداسپور میں میں نے ایک اچھا مکان لیا ہوا تھا کہ کرایہ 840 روپے واجب الادا ہو گیا۔ اس زمانے میں یہ بہت زیادہ رقم تھی۔ میرے ایک دوست شیخ محمد حسین صاحب پانچ صد روپے لے کر میرے پاس آئے کہ آپ یہ روپے اپنے پاس رکھ لیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کو ضرورت ہے۔ بعد میں واپس کر دیں۔ میں نے کہا نہیں، میں قرض لے کر لوٹانا نہیں چاہتا میں نے وہ رقم واپس کر دی۔ پھر میں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ یا اللہ قرض سے مجھے نجات دے دے۔ پھر خداتعالیٰ نے مجھے ایک خواب میں بتایا کہ یہ تکلیف اس

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ

کونپل کا سندھی ترجمہ

نام کتاب: کونپل
مصنفہ: محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ
سندھی ترجمہ: مکرم محمود احمد انور ابڑو صاحب
پبلشر: لجنہ اماء اللہ کراچی
تعداد صفحات: 24

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کا شعبہ اشاعت ایک عرصہ سے مفید کتب کی اشاعت میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ ان کی کتب میں احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے عمر کے لحاظ سے ترتیب دیئے گئے نصاب بھی شائع کئے جاچکے ہیں جو کہ جماعت میں مقبول و معروف ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کراچی نے اب ایک قدم مزید آگے بڑھایا ہے اور ''کونپل'' جو کہ پانچ سال تک کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب ہے اس کا سندھی زبان میں ترجمہ شائع کیا ہے۔

کونپل کا سندھی زبان میں ترجمہ لاڑکانہ کے احمدی دوست مکرم محمود احمد انور ابڑو صاحب نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کی بدولت اب سندھی احباب اپنی مادری زبان میں چھوٹے بچوں کو مفید دینی معلومات دے سکیں گے۔

کونپل کے نثری حصہ میں توحید' رسالت' قرآن شریف' نماز' حدیثوں' دعاؤں' احمدیت اور آداب کے بارہ میں ابتدائی مذہبی معلومات بچوں کے فائدہ کے لئے درج کی گئی ہیں۔ جبکہ آخر پر تین نظمیں ہیں۔ ان نظموں کا بھی سندھی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

کونپل جماعت کے سندھی زبان کے لٹریچر میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے ایک مفید اضافہ ہے جس سے سندھی ماحول میں بسنے والے احمدی بچے اپنی مادری زبان میں دینی معلومات حاصل کرسکیں گے۔ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی یہ کوشش قابل ستائش ہے۔

(ایم۔ایم۔طاہر)

حادثاتی ایجادات

محمد زکریا ورک صاحب

کہتے ہیں کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے مگر درج ذیل مضمون پڑھنے کے بعد قارئین کو یہ اندازہ ہوگا کہ دراصل ایجاد ضرورت کی ماں ہوتی ہے یعنی ایجاد ہوگئی اور پھر اس کی ضرورت کا احساس انسان کو ہوا۔ لوگ یہ بھی سوچتے ہیں کہ ایجاد میں کافی وقت صرف ہوا ہوگا جب کہ اس بارہ میں امریکن موجد ایڈیسن کہہ چکا ہے کہ invention is 99 percent perspiration and one percent inspiration یعنی ایجاد کے لئے نناوے فی صد خون پسینہ اور صرف ایک فی صد وجدان درکار ہوتا ہے۔

کافی کا آغاز کیسے ہوا؟

کافی کا استعمال تاریخ انسانی میں ہزاروں سال سے چلا آرہا ہے فرانس کا مشہور بادشاہ نپولین اس کو ایک خاص نام سے یاد کیا کرتا تھا یعنی Intellectual's drink جب کہ فرنچ فلاسفر ادیب والٹیر Voltair کے بارہ میں مشہور ہے کہ دن میں 72 کپ کافی کے پیا کرتا تھا کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں ترکی میں یہ رواج تھا کہ اگر خاوند بیوی کو کافی مہیا نہ کرسکتا تو بیوی کو طلاق لینے کا حق حاصل ہو جاتا تھا جرمن میوزیشن بیتھ ہوون Beethoven کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ کافی کے ہر کپ میں ساٹھ دانے ڈالا کرتا تھا جو کہ بہت سٹرانگ کافی ہے۔

کافی پینے کا آغاز کیسے ہوا؟ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی دریافت ایک گڈریئے کے سر ہے جس کا نام کالدی Kaldi تھا بحیرہ مردار کے علاقہ میں اتفاقاً (آج سے دو ہزار سال قبل) جبکہ ایک روز یہ گڈریا پہاڑیوں میں بکریوں کی رکھوالی کر رہا تھا اس کی بکریوں نے جھاڑیوں کے اوپر لگی berries کو چبانا شروع کر دیا جونہی انہوں نے یہ بیریز کھائیں انہوں نے بے اختیار اچھلنا کودنا شروع کر دیا گڈریئے نے ان بیریز کو خود کھانے کا فیصلہ کیا اور چند منٹوں میں وہ خود بھی ہیجانی حالت میں اچھل کود رہا تھا۔ ایک راہب نے جس نے اس کو یوں پھدکتے دیکھا تو راہب نے بھی یہ بیریز کھالیے اور اس پر بھی ایسا ہی ردعمل ہوا پھر اس راہب نے ان کے اوپر گرم پانی ڈالا اور اس کا ذائقہ بہت مزیدار تھا اس کے بعد اس نے یہ ڈرنک خانقاہ کے اندر دوسرے راہبوں کو پلایا تو وہ ساری رات عبادت کے دوران بہت چست و چوبند اور حاضر دماغ رہے۔

دنیا میں سویڈن کے لوگ سب سے زیادہ کافی پیتے ہیں دنیا کے مختلف ممالک کی کافی بہت مشہور ہے جیسے کینیا اور سعودی عرب کی۔ امریکہ اور کینیڈا میں کافی بہت پی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق کافی پینے کا آغاز 700ء کے لگ بھگ ایتھوپیا کے ملک میں ہوا وہاں سے یہ ملک عرب میں آیا اور نویں صدی کے آخر میں کافی سے بنا مشروب قہوہ کے نام سے عوام میں مقبول ہوگیا قہوہ کے معنی ہیں ایسا مشروب جس سے نیند نہ آئے یہ قہوہ کافی کے دانوں کو پانی میں ابال کر تیار کیا جاتا تھا پھر لوگوں نے ان دانوں کو بھوننا شروع کر دیا تو تیار ہونے والا مشروب اور بھی مزیدار تھا۔ تیرھویں صدی کے آخر میں مسلمان ممالک میں کافی پینے کا رواج عام ہو چکا تھا چنانچہ اسلام جوں جوں پھیلتا گیا اور جن جن ممالک میں یہ پھیلا وہاں کافی پینے کا رواج عام ہوگیا اور یوں نارتھ افریقہ اور بحیرہ روم کے آس پاس کے ممالک میں کافی بہت مقبول عام ہوگئی پہلی کافی شاپ 1475ء کے لگ بھگ استنبول میں کھلی سولہویں صدی میں کافی شام، مصر، ایران اور ترکی کے ممالک میں عام پی جاتی تھی اور جگہ جگہ کافی شاپ کھل چکی تھیں جیسے مدینہ، بغداد، اسکندریہ، دمشق، استنبول پھر ترکی سے کافی خلیفہ سلیمان اعظم کے سپاہیوں کے ذریعہ یورپ پہنچی اور مقبول عام ہوگئی۔

Anesthesia

کیسے ایجاد ہوا؟

پرانے زمانے میں درد رفع کرنے کے لئے مریض کو یا تو منجمد کر دیا جاتا تھا یا اس کو وائن اور الکحل پلا کر بے ہوش کر دیا جاتا تھا یا اسے مار مار کر ادھ موا کر دیا جاتا یا پھر اس کو منہ میں لکڑی کا ٹکڑا رکھنے کو دے دیا جاتا تھا وہ اسے زور سے چبائے اور درد کا احساس کم ہو جائے۔ 1800ء کے لگ بھگ چند ایک نئی گیسز ایجاد ہوئیں یعنی ایتھر اور نائیٹرس آکسائیڈ۔ (جس کو ہنسانے والی گیس کا نام دیا گیا تھا) شروع شروع میں یہ گیسز ایسی پارٹیوں میں استعمال ہوتی تھیں جن کو لافنگ گیس پارٹیز کہا جاتا تھا اس زمانہ میں پروفیسر لوگ شہر شہر قریہ قریہ سفر کرتے اور رضا کاروں کو یہ گیس دے کر ہنساتے تھے ایسے ہی ایک مظاہرہ کے دوران ایک حادثہ رونما ہوا۔ 1844ء میں امریکی شہر ہارٹ فورڈ میں پروفیسر کولٹن نے ایک شخص Cooley Sam کو نائیٹرس آکسائیڈ سونگھنے کے لئے کہا وہ یہ گیس سونگھنے پر مشتعل ہوگیا اور جھگڑے کے دوران زمین پر گر گیا مگر مسٹر کولی کو ذرا بھر بھی درد محسوس نہ ہوئی۔ مجمع میں ایک دندان ساز Horace Wells بھی موجود تھا اس نے بھی محسوس کیا کہ کولی نے چوٹ لگنے یا درد کی شکایت نہیں کی جس کا مطلب یہ ہے کہ گیس کی وجہ سے اس کو درد کا احساس ختم ہو گیا مسٹر ہوریس ویلز نے خود یہ گیس سونگھی اور دوسرے دندان ساز کو اپنا ایک دانت نکالنے کے لئے کہا چنانچہ اس کو بھی درد محسوس نہ ہوئی اس چیز کا مظاہرہ اس نے یونیورسٹی میں بھی کیا پھر ایک اور دندان ساز ولیم مورٹن کو اس کا علم ہوا تو اس نے بھی اپنے مریض کو گیس دینی شروع کر دی۔ 30 ستمبر 1846ء کو ایک دندان ساز جیکسن نے مریض کو ایتھر دیکر دانت نکالا یہ آپریشن بھی کامیاب رہا جارجیا کی ریاست میں بھی ایک ڈاکٹر نے مریض کو ایتھر دے کر اس کا ٹیومر اس کی گردن سے نکالا یوں Anaesthesia کی دریافت ہوئی امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن ہوریس ویلز کو اس کا موجد تسلیم کرتی ہے۔

ہیضہ کے حفاظتی انجکشن کی

ایجاد

فرانس کا مشہور سائنس دان لوئیس پاسچر Pasteur انیسویں صدی کا مشہور ترین انسان تسلیم کیا جاتا ہے۔ 1880ء میں اس نے فرانس کی ''چکن انڈسٹری'' کو چکن کالرا سے محض اپنے علم سے محفوظ رکھا اس بیماری سے مرغیاں جلد ہی موت کی آغوش میں جا کر ابدی نیند سو جاتی ہیں۔ پاسچر نے اس آرگنزم کو لیبارٹری میں خود پیدا کیا جس سے ہیضہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اس نے یہ جراثیم ایک بوتل میں محفوظ کر لئے ایک روز اگلے نے یہ جراثیم چند ایک مرغیوں کو کھلائے اس کا خیال تھا کہ مرغیاں ان کے کھانے سے بیمار ہو کر مر جائیں گی مگر ہوا یہ کہ مرغیاں بیمار اور لاغر رہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ صحت یاب ہوگئیں۔

پاسچر نے یہ جراثیم مرغیوں کے دوسرے گلے کو کھلائے تو تمام کی تمام ابدی نیند سوگئیں جیسا کہ اس نے سوچا تھا پاسچر نے محض اتفاقی طور پر یہ بات دریافت کر لی تھی کہ پرانے جراثیم دراصل اپنی ہیئت اور ماہیت بدل چکے تھے ان کی وجہ سے اب بیماری پیدا نہ ہوتی تھی بلکہ ان پرانے جراثیم کی وجہ سے مرغیاں آئندہ بستر مرض پر پڑنے سے بھی محفوظ رہیں۔

پاسچر نے جلدی ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا کہ وہ بیکٹیریا جو انسانوں کو متاثر کرتا ہے اس کا اثر بھی ایسا ہی ہوگا چنانچہ 1881ء میں اس نے anti-cholera Vaccine تیار کر لیا جس سے لکھوکھہا انسانوں کو فائدہ پہنچا۔

کونین کی دریافت

بیماریوں کے علاج میں کونین Quinine یعنی سنکونا درخت کی چھال کے جوہر (سفوف کونین) نے عظیم الشان کردار ادا کیا ہے اس دوا سے ملیریا بخار کا علاج کیا جاتا ہے جو مچھر سے پھیلتا ہے کہتے ہیں کونین کی دریافت 1600ء کے لگ بھگ محض اتفاقی طور پر ہوئی۔ جنوبی امریکہ کے ملک پیرو Peru میں ایک سپینش سپاہی کو ملیریا کا سخت بخار ہوگیا اور اس پر کپکپی طاری ہوگئی اس کے ملٹری یونٹ میں سپاہی اس کو پیچھے چھوڑ کر آگے روانہ ہوگئے سپاہی کو سخت پیاس لگی تو وہ رینگتا ہوا ایک قریبی تالاب تک گیا اور پانی پی لیا اس کے بعد وہ سو گیا جب وہ بیدار ہوا تو اس کا بخار ختم ہو چکا تھا اور وہ دوبارہ سفر کر کے اپنے یونٹ سے جا ملا اور دوسرے سپاہیوں کو اس تالاب کے شفا دینے والے اثرات سے آگاہ کیا جب پانی کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں کڑواہٹ کی وجہ درخت کی وہ چھال تھی جو تالاب کے اندر پڑا ہوا تھا۔

سپاہی نے محض اتفاقی طور پر یہ بات دریافت کر لی کہ Cinchona درخت کی چھال سے ملیریا کا علاج کیا جا سکتا ہے درخت کی چھال سے پاؤڈر بنا کر اس کی گولیاں تیار کی جاتی ہیں جو ملیریا کا مؤثر علاج ہے دنیا میں آج بھی سب سے زیادہ اموات ملیریا سے ہوتی ہیں یعنی پانچ صد ملین افراد کو ملیریا کا بخار ہر سال ہوتا ہے جن میں سے 3 ملین موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

مائیکرو ویو اوون

Micro-oven کی ایجاد

مائیکرو ویوز گرمی اور روشنی کی ویوز کی طرح شارٹ ریڈیو ویوز ہیں یہ موشن کے ذریعے کام کرتی ہیں یہ غذا کے اندر مالیکیول میں موشن پیدا کرتی ہیں جن کی وجہ سے فرکشن (Friction) پیدا ہوتی ہے اس کی سادہ مثال سردی کے موسم میں انسان کا ہاتھ ملنا ہے فرکشن کی وجہ سے فوڈ کے اندر ''ہیٹ'' پیدا ہوتی ہے جس سے فوڈ گرم ہو جاتی ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد 1946ء میں امریکہ کی رے تھیان کمپنی Raytheon Co. کا ایک ملازم Percy Spencer لیبارٹری کے معائنہ کے دوران میگناٹرون Megnetron کے سامنے آ کر رکا جو مائیکرو ویوز پیدا کرتی ہیں میگناٹرون وہ پاور ٹیوب ہے جس سے ریڈار سیٹ ڈرائیو ہوتا ہے اس کی جیب میں چاکلیٹ بار تھی جب اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو وہ پگھل چکی تھی اس کو فوراً اس بات کا احساس ہوا کہ چاکلیٹ دراصل مائیکرو ویوز کی وجہ سے پگھل گئی تھی چنانچہ رے تھیان کمپنی نے اس کی سفارش پر 1947ء میں سب سے پہلا ''اوون ریڈار رینج'' کے نام سے تیار کیا جس کا وزن 750 پونڈ تھا اور پانچ فٹ چھ انچ لمبا تھا۔ 1953ء میں اس کی قیمت تین ہزار ڈالر تھی اور یہ صرف ریستوران اور بحری جہازوں کے اندر استعمال ہوتا تھا اور اب یہ ہر گھر میں کچن کی زینت بن چکا ہے کیونکہ پلک جھپکتے گرم کھانا کھایا جاتا ہے۔

سٹین لیس سٹیل کی ایجاد

لوہے کو زنگ کیوں لگتا ہے؟ کیونکہ یہ آکسیجن سے

مل کر رد عمل پیدا کرتا ہے جس سے آئرن آکسائیڈ پیدا ہوتے ہیں مگر سٹین لیس سٹیل کو زنگ نہیں لگتا ہے۔ کیوں؟

1913ء کی بات ہے کہ ایک میٹالر جسٹ Harry Brealy ایسی دھات کی تلاش میں تھا جس سے Gun Barrels تیار کی جاسکیں اس نے مختلف دھاتوں کو آپس میں ملا کر تجربات کئے جن کو الائیز alloys کہتے ہیں تجربات کے بعد اس نے کچھ بچے کچھے ٹکڑوں کو باہر پھینک دیا کچھ مہینوں کے بعد اس نے دیکھا کہ اگرچہ ان ٹکڑوں کی اکثریت کو زنگ لگ چکا تھا مگر ایک کو نہ لگا تھا اس نے اس کا تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے اندر چودہ فیصدی "کرومیم" تھا یوں اس نے "سٹین لیس سٹیل" دریافت کرلیا تھا۔ آج کچن کے اندر تمام برتن سٹین لیس سٹیل سے بنے ہوتے ہیں سرجری کے اوزار بھی اسی سے بنتے ہیں۔

کاغذ کیسے ایجاد ہوا؟

اگر کاغذ نہ ہوتا تو دنیا میں علم اتنی سرعت سے نہ پھیلتا 1450ء سے قبل یورپ میں صرف چند ہزار کتب تھیں مگر اس کے بعد کاغذ اور جرمن موجد گوٹن برگ کی ایجاد پرنٹنگ مشین سے یورپ میں کتب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونے لگیں۔ ملک چین میں ایک شخص Tsai Lun کے نام کا تھا جو کورٹ آفیشل تھا اس نے کاغذ 105ء میں ایجاد کیا کاغذ کی ایجاد سے چینی قوم نے بہت ترقی کی پھر عربوں نے ان سے آٹھویں صدی میں کاغذ بنانا سیکھا اور عراق سے یہ فن سپین کے ملک میں آیا جہاں اس وقت "اسلامی حکومت" تھی یہ بات بارہویں صدی کی ہے قرطبہ میں اس وقت کاغذ بنانے کے بڑے بڑے کارخانے تھے چونکہ کاغذ پرانے کپڑوں سے بنتا تھا جسے Parchment کہتے تھے اس لئے پرانے کپڑے اکٹھے کرنا بھی ایک پیشہ ہوتا تھا مگر کاغذ کی مانگ بڑھتی گئی پرانے کپڑے کم ہوتے گئے اس لئے اسے بنانے کے لئے اور طریقے دریافت کئے جانے لگے۔

پھر 1700ء کے لگ بھگ ایک فرنچ سائنسدان Reaume نے کاغذ بنانے کا کیمیائی طریقہ دریافت کرلیا۔ ہوا یہ کہ وہ ایک روز پارک میں سیر کے لئے گیا اس نے وہاں بھڑ کا گھونسلا اٹھایا اور اس کا بغور تجزیہ کیا تو اسے پتہ چلا کہ یہ کاغذ سے بنا ہوا تھا اس نے خود سے یہ سوال کیا کہ بھلا بھڑ نے کاغذ کے بغیر یہ گھر کیسے بنایا تھا؟ یعنی بھڑ نے کسی کیمیکل۔ آگ۔ یا کسی دوسرے اجزاء کے بغیر کاغذ کیسے تیار کیا؟

اس سوال کا جواب اسے ملا کہ بھڑ نے کاغذ کی چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو چبا کر اپنے تھوک اور معدہ میں موجود جوسز سے تیار کیا تھا Reaume نے بھڑوں کے نظام ہضم کا مطالعہ پہلے سے کیا ہوا تھا اس نے ایک مضمون اس موضوع پر لکھا اور اپنی ریسرچ فرنچ رائل اکیڈمی کے سامنے 1719ء میں پیش کی۔ ایک سو پچاس سال بعد انسان نے ایسی مشین تیار کی جو لکڑی سے کاغذ تیار کرنے لگی کینیڈا میں چونکہ درخت بہت بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں اس لئے اس ملک کی سب سے بڑی انڈسٹری کاغذ تیار کر کے ایکسپورٹ کرنا ہے۔

ٹائپ رائٹر کی ایجاد

امریکہ میں سب سے پہلے ٹائپ رائٹر کا تصور کرسٹوفر شولز Christopher Sholes نے دیا اس کے بورڈ پر انگلش کے حروف ابجد A to Z ترتیب دیئے گئے تھے اس ترتیب میں ایک پرابلم یہ تھی کہ ABC کی ترتیب سے اسکی Keys آپس میں اٹک جاتیں اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ٹائپسٹ آہستہ آہستہ ٹائپ کرتا تھا۔

مسٹر شولز نے اپنے ایک عزیز کو "کی بورڈ" دوبارہ ترتیب دینے کے لئے کہا تھا حروف تہجی ایک دوسرے سے زیادہ قریب نہ ہوں نیز یہ کہ Type bars مختلف اطراف سے آئیں تا کہ وہ آپس میں اٹکے نہیں۔ نئی ترتیب میں حروف ابجد یوں بنتے ہیں QWERTY اور یہ ترتیب آج تک چلی آرہی ہے۔ رفتہ رفتہ لوگوں نے ٹائپ رائٹر کی مقبولیت کے پیش نظر اس کے حروف کی ترتیب ذہن نشین کرلی۔ کہا جاتا ہے کہ مشہور امریکی مصنف اور ادیب "مارک ٹوئین" نے 1874ء میں ٹائپ رائٹر خریدا تھا 1959ء میں ایک امریکی خاتون Carol Bechen کی ٹائپنگ سپیڈ 176 الفاظ فی منٹ تھی۔

آرک ویلڈنگ کی ایجاد

1886ء میں امریکی پروفیسر تھامسن فلاڈلفیا شہر کے شہرہ آفاق فرانکلین انسٹی ٹیوٹ میں بجلی پر لیکچر دے رہا تھا لیکچر میں ڈیمانسٹریشن کے دوران اس نے غلطی سے دو تاروں کو آپس میں ملایا تو وہ آپس میں جڑ گئیں تھامسن کے خیال میں ان تاروں کو جڑنا نہیں چاہئے تھا اس نے ان کو علیحدہ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ہوا یہ کہ بجلی کی وجہ سے حرارت پیدا ہوئی تھی اور یہ تاریں ویلڈ ہو گئیں تھامسن نے یوں "آرک ویلڈنگ" کا نیا طریقہ دریافت کرلیا تھا۔

قوت ثقل کی دریافت

اگر زمین پر آپ کا وزن ایک سو پچاس پونڈ ہے تو چاند پر وزن کتنا ہوگا؟ یا مشتری سیارہ پر وزن کیا ہوگا؟ اس بات کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس سیارہ کی کشش ثقل کس قدر ہے۔

قوت ثقل کی دریافت بھی محض حادثاتی ہے 1666ء میں "سر آئزک نیوٹن" اپنے فیملی کے باغ میں کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ قریب درخت سے سیب زمین پر گرا نیوٹن نے خود سے سوال کیا کہ یہ سیب نیچے کی طرف کیوں گرا ہے؟ مزید سوچنے پر اسے یہ بات سمجھ میں آئی کہ کوئی خاص قوت ہے جو چاند کو زمین کی طرف کھینچتی ہے وہ وہی قوت ہے جو چاند کو زمین کی طرف کھینچتے ہے اس کے مدار میں اس کو برقرار رکھتی ہے۔ اور یہ کہ زمین پر موجود قوانین فطرت وہی ہیں اور اس طرح عمل کرتے ہیں جس طرح دور کے سیارے اور ستاروں پر قوانین عمل کرتے ہیں۔ اس معمولی سے واقعہ سے قبل لوگ خیال کرتے تھے کہ زمین کے طبعی قوانین آسمانی قوانین سے الگ ہیں خاص طور پر جہاں تک "موشن" (Motion) کے قوانین کا تعلق ہے۔ 1684ء میں اس نے اپنی "کشش ثقل" کی تھیوری کو حسابی طریق سے ثبوت کے ساتھ پیش کیا اور اب یہ آفاقی قانون فزکس کے بنیادی قوانین میں سے ہے اسے G-force بھی کہا جاتا ہے۔

بجلی کی دریافت اور پتنگ؟

تاریخ عالم میں سب سے مشہور پتنگ امریکی موجد، پرنٹر اور ڈپلومیٹ بنجمن فرینکلن نے اڑائی تھی جو اس نے جون 1756ء میں فلاڈلفیا میں اڑائی اور یہ بات اس پر فاش ہوئی کہ بادلوں میں پیدا ہونے والی روشنی اور بجلی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ یہ پتنگ ریشم سے بنائی گئی تھی اور اس کے زمین والے حصہ کی طرف ایک رسی کے ساتھ چابی لگی ہوئی تھی جس وقت پتنگ بادلوں میں تھی تو بادلوں کی کڑک میں بجلی موجود تھی۔ اس نے بجلی کی سائینس کا مزید مطالعہ کیا اور کہا کہ بجلی میں منفی اور مثبت چارج ہوتے ہیں بجلی کی سائینس کے 25 کے قریب الفاظ اس نے ایجاد کیے جیسے charged, armature, conductor, and battery بجلی کے تجربات کے دوران وہ خود دو دفعہ بجلی لگنے سے بے ہوش ہو گیا اس موضوع پر اس نے ایک کتاب بھی لکھی۔ بجلی کے علاوہ اس کی مشہور ایجادات میں سے "فرینکلن سٹوو" اور "بائی نوکل گلاسز" مشہور ہیں۔ سائینس اور ایجادات سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لئے فلاڈلفیا کا "فرینکلن انسٹی ٹیوٹ" دیکھنے کے قابل ہے۔

ٹیلی فون کی ایجاد

اگرچہ ٹیلی فون کا موجد گراہم بیل Bell (وفات 1922ء) کو مانا جاتا ہے لیکن اس ایجاد پر دوسرے کئی ایک نامور سائنسدانوں نے عرصہ دراز تک کام کیا ان میں سے ایک مسٹر ایلیشا گرے Elisha Gray تھا۔ 1875ء کے لگ بھگ کی بات ہے کہ ایک روز مسٹر گرے نے دو بچوں کو ٹن کینز میں باتیں کرتے دیکھا ان کے درمیان رسی لگی ہوئی تھی یہ گویا ان کا "ہوم میڈ فون" تھا جب ایک بچہ ٹن کین میں بات کرتا تو اس سے ہونے والی وائبریشن رسی کے ذریعے دوسرے ٹن کین تک چلی جاتی مسٹر گرے کو اس سے یہ آئیڈیا ملا کہ اگر رسی کی بجائے وہ تار لگا دے تو انسان کی آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کر سکے گی بشرطیکہ آواز "الیکٹریکل سگنلز" میں منتقل کر دی جائے چنانچہ ٹن کین کو سامنے رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کا سکیچ کاغذ پر بنایا۔ 14 فروری 1876ء کو جب مسٹر گرے پینٹ آفس میں اپنی ایجاد کا پینٹ لینے گیا تو صرف دو گھنٹہ قبل گراہم بیل ٹیلی فون کی ایجاد کا پینٹ دائر کر چکا تھا۔ یوں اس انقلابی ایجاد کا سہرا مسٹر بیل کے سر باندھا جاتا ہے آج کینیڈا اور امریکہ میں بیل کے لفظ اور ٹیلی فون میں فرق کرنا مشکل نظر آتا ہے یعنی ایک دوسرے کا مترادف ہے۔

اس ضمن میں یہ بیان کرنا بھی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ 10 مارچ 1876ء کو گراہم بیل بوسٹن میں 109-Court Street کی سب سے اونچی منزل پر موجود اپنی ورک شاپ میں ٹیلی فون ایجاد کرنے کے مختلف طریقوں پر تجربات کر رہا تھا اس سے پہلے وہ ٹرانسمیٹر میں solid voice coil استعمال کر چکا تھا اب جو تجربہ وہ کر رہا تھا اس میں وہ لیکوئیڈ ٹرانسمیٹر یعنی تیزاب کا وائس کائیل استعمال کر رہا تھا تیزاب غلطی سے اس کی پینٹ پر گر گیا تو اس نے اپنے اسسٹنٹ مسٹر واٹسن کو جو دوسرے کمرے میں موجود تھا آواز دی۔ Mr Waston, come here I want you مسٹر واٹسن نے یہ الفاظ دوسرے کمرہ میں صاف سنے اور وہ دوڑا آیا دونوں کی خوشی کی انتہا نہ تھی یوں ٹیلی فون پر بولے جانے والا یہ فقرہ آج کل ہم ٹیلی فون اٹھا کر ہیلو کہتے ہیں مگر مسٹر بیل "آہائے AHOY" کہا کرتا تھا۔

بقیہ صفحہ 4

لئے تہجد پر لائی گئی ہے کہ صبر پیدا ہو۔ اس کے بعد وہ قرض معلوم نہیں کب ادا ہو گیا۔ اس کے بعد کبھی بھی مجھے مالی پریشانی نہیں ہوئی۔

اللہ کا ایک اور احسان

خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں اگر وہ توفیق دے تو کافی وقت تہجد میں گزار سکتا ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ میں نے اپنے آپ کو کبھی ایک کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں دی۔ جیسے ایک گوبر کا کیڑا ہوتا ہے میری ویسی حیثیت ہے۔

ساری دنیا کی دولت

جس وقت پاکستان بنا اور مجھے اپنا مکان خالی کر کے گورداسپور سے ربوہ جانا پڑا۔ بیوی بچے تو پہلے ہی جا چکے تھے اور میں اکیلا تھا تو میں نے تحقیقی امور پر مشتمل دو رجسٹر اٹھائے اور تین جلدیں قرآن کریم کی۔ ان کو اپنے اٹیچی کیس میں رکھا اور میں سمجھا کہ میں نے ساری دنیا کی دولت سمیٹ لی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کو روحانی لعل و جواہر کے ساتھ ساتھ دنیاوی نعماء سے خوب نوازا۔ اور اب تک ان احسانات اور افضال الٰہی کی بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ آخر پر ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے احسانات کا سلسلہ جاری رکھے اور آپ کی عمر اور صحت میں برکت دیتا چلا جائے اور آپ کو اللہ کے افضال کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم خواجہ سعادت احمد صاحب ناصر آباد شرقی کو مورخہ 8 جنوری 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ''امتہ الشکور'' نام عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ محترم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد شرقی کی پوتی اور محترمہ امتہ النصیر مرزا اہلیہ نثار احمد قریشی مرحوم کی نواسی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی عمر دراز عطا فرمائے اور خادمہ دین اور والدین کے لئے موجب قرۃ العین ہو۔

☆☆☆☆

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے عزیزہ ڈاکٹر صدف ودود نے خیبر میڈیکل کالج پشاور سے فائنل ائیر M.B.B.S کے امتحان منعقدہ نومبر دسمبر 2001ء میں نمایاں اعزاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ M.B.B.S کے تمام پروفیشنل امتحانوں میں بھی اعلیٰ پوزیشنز حاصل کرتی رہی ہیں۔ اور تین گولڈ میڈلز کی حقدار ٹھہری ہیں۔ عزیزہ نے میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحانات میں بھی بورڈ میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی تھی۔ اور اپنے تمام تعلیمی کیریئر کے دوران Merit Scholarship بھی لیتی رہی ہیں۔ عزیزہ محترم عبدالقدوس خان مرحوم (سابق امیر جماعت احمدیہ پشاور و صوبہ سرحد) کی پوتی اور محترم میجر مصلح الدین احمد سعید صاحب (شہید جنگ 1971ء) کی نواسی اور محترم کرنل (ر) عبدالودود خان صاحب (زعیم اعلیٰ انصاراللہ پشاور) کی بیٹی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ یاسمین ریاض صاحبہ حلقہ محمود آباد کراچی سے لکھتی ہیں میری والدہ محترمہ کا مورخہ 17 جنوری 2002ء ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر آئی ہسپتال گلشن اقبال کراچی میں دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم محمد اشرف قریشی صاحب دارالفضل شرقی ربوہ کارکن دارالضیافت لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سعیدہ اشرف صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیزم عمران احمد صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب قریشی مرحوم آف محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان سے مبلغ اٹھارہ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ 20 جنوری 2002ء کو بعد نماز مغرب دارالفضل ربوہ میں مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

(1) پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ لاہور نے مندرجہ ذیل ڈپلومہ کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) DMRD (ii) DTCD (iii) Dip Card (iv) DGO (v) DLO (vi) DMJ (vii) DMRT (viii) DOMS (ix) DCH (x) DCP (xi) DPM (xii) DA

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 فروری 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے 15 جنوری 2002ء کا ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سمن آباد فیصل آباد نے بی ٹیک الیکٹریکل پاور ٹیکنالوجی اور بی ٹیک الیکٹرونکس اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 فروری 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے 17 جنوری 2002ء کا جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم ظفر ندیم صاحب کوئٹہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 18 جنوری 2002ء کو دوسری بچی سے نوازا ہے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام ''منال ظفر'' عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب مرحوم سابق امیر ضلع لیہ و مظفر گڑھ کی پوتی اور مکرم مبارک احمد خان صاحب سیکرٹری مال ضلع لیہ کی نواسی ہے احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ کے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کلکتہ میں کریک ڈاؤن بھارت نے کلکتہ میں امریکی سنٹر پر حملے کے بعد نئی دہلی میں ریڈ الرٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ جبکہ غیر ملکی سفیروں کی رہائش گاہوں اور سفارتخانوں کے اردگرد حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ امریکی سنٹر پر حملے میں ملوث افراد کا پتہ لگانے کے لئے وسیع پیمانہ پر اپریشن شروع کر کے متعدد کشمیریوں سمیت سینکڑوں افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں ایک مسلمان مفکر اور دینی مدرسہ کے 13 استاد شامل ہیں۔ اور مسلمانوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔

سرحدوں سے فوجیں واپس نہیں بلائیں گے۔

بھارتی وزیر دفاع جان فرنانڈس نے کہا ہے کہ بھارت میں مزید دہشت گردی کا خطرہ ہے اس لئے سرحدوں سے فوجیں واپس نہیں بلائیں گے۔ سرحد پار دہشت گردی کے خاتمہ تک سرحدوں پر بھارتی فوجیں موجود رہیں گی۔ پاکستان کو مبینہ سرحد پار دہشت گردی روکنے کے ساتھ ساتھ سرحد پر بھی گولہ باری ختم کرنا ہوگی۔

کابل میں امریکی سفارتخانے میں بم دھماکہ

افغانستان میں امریکی سفارتخانہ میں بم دھماکہ سے شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ دھماکہ سے سفارتخانہ کی عمارت کو جزوی نقصان پہنچا جبکہ نزدیکی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ یمن میں امریکی ناظم الامور کے ہوٹل کے قریب بھی دھماکہ ہوا اور ایمبیسی اڑانے کی سازش پکڑی گئی۔

دوستم کا قلعہ زوال پر قبضہ افغان عبوری حکومت میں شامل ازبک کمانڈر عبدالرشید دوستم نے ربانی کے زیر قبضہ قلعہ زوال پر قبضہ کر لیا ہے۔

پاکستان کی مدد کرینگے۔ چین پاکستان میں چین کے سفیر نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ نہیں ہوگی۔ پاک بھارت سرحدوں پر کشیدگی کم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کشمیر سمیت ہر مسئلہ مذاکرات سے حل ہونا چاہئے اے این این پی کے مطابق چینی سفیر نے کہا کہ ہم دونوں ملکوں کو جنگ سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر بھارت نے جنگ کی تو چین پاکستان کی بھرپور مدد کرے گا۔

راجوری میں 13 کشمیری شہید مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کے ضلع راجوری میں 13 کشمیریوں کو شہید کر دیا مرنے والوں میں چار مجاہد تھے۔ جبکہ 9 شہری کراس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

چناب پر بھارتی منصوبے کا آغاز پاکستان کی شدید مخالفت کے باوجود بھارت نے دریائے چناب پر پن بجلی کے متنازعہ منصوبے پر دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ جس کے باعث بھارت کسی بھی وقت دریائے چناب کا پانی بند کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے وہ دریائے جہلم پر بھی ایسا ہی پراجیکٹ مکمل کر چکا ہے۔

مردہ زندہ ہوگیا ہندوستان ٹائمز کے مطابق لکھنو میں ایک 55 سالہ شخص سنگھل گوتم کو خسرہ کی بیماری کے باعث ہسپتال میں داخل کر لیا گیا۔ جہاں چند دنوں بعد وہ انتقال کر گیا۔ اس کی لاش مردہ خانہ میں رکھ دی گئی۔ جب اس کا بیٹا لاش لے کر گھر آنے لگا تو گوتم نے سانس لینا شروع کر دیا چنانچہ اسے دوبارہ ہسپتال میں داخل کر کے اس کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیا گیا۔ اس طرح آٹھ گھنٹے تک مردہ رہنے کے بعد سنگھل گوتم دوبارہ زندہ ہو گیا۔

بھارتی وزیر داخلہ کے پاکستان سے مطالبات

پاک بھارت تعاون بڑھانے کے لئے انتہا پسند بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے پاکستان سے تین مطالبات کئے ہیں۔ پاکستان دہشت گردوں کی تربیت بند کر دے۔ انہیں پناہ نہ دے اور بھارت جانے سے روکے۔ پاکستان یہ شرطیں تسلیم کر لے تو کشمیر سمیت تمام معاملات پر مذاکرات ہو سکتے ہیں۔

عراق کے خلاف امریکی مہم کے نتائج سنگین ہونگے روس نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دہشت گردی کی آڑ میں اپنی مہم عراق تک پھیلائی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ اور یہ بدترین کارروائی ہوگی۔ عراق کے خلاف کارروائی خود امریکہ کے مفاد میں نہیں۔ خطے میں کشیدگی بڑھے گی۔

سوڈان میں 364 فوجی ہلاک سوڈان میں علیحدگی پسندوں اور فوج کے درمیان جھڑپوں کے نتیجہ میں 364 فوجی ہلاک ہو گئے۔ دو علیحدہ علیحدہ جھڑپوں میں فوج کا بھاری نقصان ہوا۔ 8 باغی بھی ہلاک کر دیئے گئے۔

بھارتی یوم جمہوریہ بھارت کا یوم جمہوریہ 26 جنوری کو ریاست جموں و کشمیر کے دونوں اطراف سمیت دنیا بھر میں کشمیری یوم سیاہ کے طور پر منائیں گے۔

بقیہ صفحہ 2

اختتامی خطاب

اختتامی خطاب کرتے ہوئے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے فرمایا:

''میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ جو ممبرات لجنہ اپنے وقت کی قربانی کر کے خدمت دین کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی یہ قربانی ہرگز ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم کسی نہ کسی رنگ میں ضرور عطا کرتا ہے۔ اور اس کا اثر آپ کی اولادوں پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ اپنے بچوں کے لئے نمونہ ہیں۔ ہر ممبر لجنہ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرے، یہ سوچے بغیر کہ وہ عاملہ کی ممبر ہے یا نہیں۔

خطاب کے بعد دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ فرانس کا پندرھواں سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2001ء)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ 25- جنوری غروب آفتاب:	5-38
☆ ہفتہ 26- جنوری طلوع فجر:	5-38
☆ ہفتہ 26- جنوری طلوع آفتاب:	7-03

جنرل مشرف کے اقدامات سے کشیدگی کم ہوگی

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جو بدھ کی رات پاکستان کے دو روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچے تھے انہوں نے پی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ جنرل مشرف کے خوش آئند اقدامات سے پاک بھارت میں جاری موجودہ کشیدگی میں کمی آ جائیگی- انہوں نے کہا کہ مجھے جنرل مشرف کی تقریر میں کئے گئے اعلانات سن کر بہت خوشی ہوئی جس میں انہوں نے فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف اقدامات کرنے کا اعلان کیا تھا- کوفی عنان نے کہا کہ امریکن سنٹر کولکتہ میں ہونے والے حملہ سے امید ہے کہ کشیدگی میں اضافہ نہیں ہوگا- دونوں ملکوں کو کشمیر سمیت تمام معاملات مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے چاہئیں- کشیدگی کم کرنے کے بارہ میں ہم کوشش جاری رکھیں گے- اقوام متحدہ ثالثی کا کردار بھی ادا کرسکتی ہے جب دونوں ملک اس پر آمادہ ہوں-

ہم آدھے مسلمان ہیں عبادات پر زور ہے معاملات پر نہیں چیف جسٹس

چیف جسٹس آف پاکستان محمد بشیر جہانگیری نے لاہور ہائی کورٹ بار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آدھے مسلمان ہیں صرف عبادات تک ہی مسلمان رہ گئے ہیں اور زندگی کے معاملات میں اچھے مسلمان نہیں رہے- ہمارے علماء بھی صرف عبادات پر زور دیتے ہیں معاملات پر نہیں- عبادت کا تعلق تو صرف اللہ کی ذات سے ہے معاملات کا معاشرہ سے تعلق ہے- معاشرتی مسائل کا حل تب تک ممکن نہیں جب تک ہم معاملات پر توجہ نہیں دیں گے- انہوں نے کہا کہ مذہبی تعصب برائی کی جڑ ہے جج صاحبان اپنے منصب سے انصاف کریں- عدلیہ نہ رہی تو کچھ نہیں بچے گا عدلیہ کا وقار بڑھانے کے لئے قربانیاں دینا ہوں گی- انہوں نے فیصلوں میں تاخیر کی ذمہ داری عدلیہ اور وکلاء دونوں پر برابر ڈالی ہے-

جسٹس شیخ ریاض احمد نئے چیف جسٹس آف پاکستان ہونگے

جسٹس محمد بشیر جہانگیری جنہوں نے اسی ماہ چیف جسٹس کا منصب سنبھالا تھا وہ 31 جنوری کو ریٹائر ہو جائیں گے اور یکم فروری سے جنرل پرویز مشرف نے جسٹس شیخ ریاض احمد کو پاکستان کا نیا چیف جسٹس مقرر کیا ہے- جسٹس شیخ ریاض احمد اس وقت سینئر ترین جج ہیں- وہ یونیورسٹی لاء کالج لاہور کے گریجوایٹ ہیں- 1960ء میں پلیڈر، 1962ء میں ایڈووکیٹ ہائی کورٹ اور 1968ء میں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بنے اور 14 برس تک قانون کی پریکٹس کی- 1974ء میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور 1980ء میں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب تعینات ہوئے- 1984ء میں انہیں ہائی کورٹ کا جج بنایا گیا- ممبر الیکشن کمیشن آف پاکستان اور قانون وانصاف ڈویژن کے سیکرٹری بھی رہے- 1997ء میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بنے- اور یکم فروری 2002ء سے چیف جسٹس آف پاکستان کے عہدہ کا منصب سنبھالیں گے-

65ء اور 71ء میں مذہبی جماعتوں کو جہاد کا خیال کیوں نہ آیا: پشاور ہائی کورٹ

پشاور ہائی کورٹ کے جسٹس طارق پرویز خان اور جسٹس عبدالرؤف عثمانی پر مشتمل ڈویژن بنچ کے روبرو جمعیت علماء اسلام کے سربراہ فضل الرحمٰن کی نظر بندی کے خلاف رٹ پٹیشن کی سماعت کے دوران بنچ کے سربراہ نے ریمارکس دیئے کہ پاکستان پر دشمن کی جانب سے 1965ء اور 1971ء میں دو جنگیں زبردستی ٹھونسی گئیں اس وقت مذہبی جماعتوں کو جہاد کا خیال کیوں نہ آیا- اب پرائے ملک میں جنگ چھڑی تو بیگانے بچوں کو موت کی بھٹی میں جھونکنے کے لئے بھیج دیا- ایڈووکیٹ جنرل صوبہ سرحد رشید الحق قاضی نے کہا کہ جہاد کا اعلان کرنا حکومت وقت کا کام ہے کسی سیاسی مذہبی جماعت یا فرد واحد کا کام نہیں فضل الرحمٰن نے جہاد کا اعلان کر کے سینکڑوں جواں سال لڑکوں کو مروا دیا جن کے والدین آج بھی خون کے آنسو رو رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ فضل الرحمٰن نے باغیانہ رویہ اختیار کیا عوام کو اکساتے ہوئے حکومت کا تختہ الٹنے کا اعلان کیا- ریاست کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث شخص کو MPO کے تحت نظر بند رکھا جا سکتا ہے- وکیل صفائی نے کہا کہ فضل الرحمٰن نے نہ جہاد کا اعلان کیا اور نہ جہاد کے لئے کسی کو بھجوایا ہے

این این آئی کے دفتر پر تحریک جہاد کا حملہ

خبر رساں ایجنسی این این آئی کے لاہور آفس پر تحریک جہاد کے ارکان نے حملہ کر دیا تاہم اس موقع پر مسلم مسیحی اتحاد کے چیئرمین علامہ خالد آزاد اور ان کے گارڈ موجود تھے جنہوں نے حملہ آوروں پر قابو پا لیا اور 5 ارکان پکڑے گئے ان کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا-

سرحد اسمبلی میں فاٹا کی سیٹیں رکھنے کا فیصلہ

اعلیٰ سطحی اجلاس میں وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سرحد اسمبلی میں فاٹا FATA کو نمائندگی دی جائیگی- یہ فیصلہ جنرل پرویز مشرف کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں کیا گیا- یہ فیصلہ کیا گیا کہ قومی اسمبلی اور سینٹ میں FATA کی نمائندگی برقرار رہیگی- قومی اسمبلی میں ان کی نشستیں 8 سے 12 کر دی گئی ہیں- سرحد اسمبلی میں ان کی سیٹیں رکھنے کے اقدام سے قبائلی علاقہ جات ملک کے قومی دھارے میں داخل ہونگے اور ترقی کے دور میں داخل ہونگے-

پاکستان نے کسی بھارتی کو سیاسی پناہ نہیں دی

آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے کسی بھارتی شہری کو پاکستان میں اسائلم نہیں دی اور پاکستان بھارتی فہرست میں شامل بھارتی باشندوں کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے-

جھنگ میں لاؤڈ سپیکر کے غلط استعمال پر 4 علماء کے خلاف مقدمہ

جھنگ پولیس نے لاؤڈ سپیکر کے ناجائز استعمال اور قابل اعتراض پوسٹر لگانے کے الزام میں 4 علماء سمیت 7 افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا-

جنوبی ایشیاء کو غیر ایٹمی علاقہ بنانے پر تیار ہیں

صدر جنرل پرویز مشرف نے این بی سی امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ جنوبی ایشیا کو ایٹمی اسلحہ سے پاک کرنے کی تجویز قبول کرنے کو تیار ہیں- انہوں نے کہا کہ وہ بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کرنے کو بھی تیار ہیں تاہم وہ بھارت اس تجویز کو قبول نہیں کرے گا- کہ ایٹمی حملہ میں پہل نہ کرنے کا معاہدہ کیا جائے-

2001ء میں سے انٹی کرپشن پنجاب نے 1273 افسر واہلکار گرفتار کئے

محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب نے صوبہ بھر سے کرپشن، اختیارات کے ناجائز استعمال، سرکاری ریکارڈ میں ردوبدل، جعلسازی اور سرکاری فنڈز کے ناجائز استعمال کے الزامات میں مختلف سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کے 1273 افسروں اور اہلکاروں کو گرفتار کیا- اس میں گریڈ 17 اور اس کے اوپر کے 80 افسران شامل ہیں- ان اہلکاروں سے 8 کروڑ 62 لاکھ روپے کی لوٹی ہوئی دولت ریکور کی گئی ہے- محکمہ ریونیو گرفتاریوں میں سرفہرست رہا' دوسرے نمبر پر پولیس تیسرے ایجوکیشن پھر گورنمنٹ ودیہی ترقی' صحت' آبپاشی' خوراک' کوآپریٹو' ماتحت عدالتیں' ایکسائز' تعمیرات ومواصلات' ایف آئی اے' ایل ڈی اے' جنگلات اور زراعت کے محکمے بالترتیب شامل ہیں-

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد رطارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

مارکیٹ برائے فروخت
32/4 دار النصر غربی برلب کالج روڈ ربوہ
نزد دفتر الفضل جدید پریس
رابطہ منور احمد چوہان 2/15 دار العلوم غربی ربوہ
حلقہ ثناء فون 214396 رابطہ جرمنی طاہر احمد خان
فون: 0049-1704913479

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

اکسیر موٹاپا
موٹاپا کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے-
قیمت فی ڈبی -/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں)
بذریعہ ڈاک منگوائی جاسکتی ہے- ڈاک خرچ -/50 روپے
تیار کردہ: (رجسٹرڈ) ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
☎04524-212434- Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان' شجر کار' ویجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61